خطباء اور بانیانِ مجالس کے نام ایک گذارش

یہ وہ وقت ہے کہ جب عوام سننے کیلئے آمادہ ہوتے ہیں۔

واقعہ کربلا ایک معجزہ ہے۔ اور محرم وہ وقت ہے جب لوگ دینِ اسلام کا پیغام سنتے ہیں۔ معاشرہ کے ہر طبقے اور شعبے کے لوگ اپنے مولا امام حسینؑ کی محبت کے باعث مجالس میں شرکت کرتے ہیں۔ کوئی اور موقع ایسا نہیں ہوتا کہ لوگ دینی تقاریر سنتے ہیں اور اتنا وقت بھی دیتے ہیں۔ زیارتِ اربعین میں امام حسینؑ کی قربانی کا مقصد لوگوں کو جہالت سے نکالنا پایا جاتا ہے۔ یہ ہماری دینی ذمہ داری ہے کہ اس عظیم مقصد کے حصول کیلئے ہم اپنی کوششیں جاری و ساری رکھیں۔

عموماً عوام ذمہ داری اٹھانا نہیں چاہتے بلکہ دشمنوں کی مذمت اور ملامت سننے میں دلچسپی لیتے ہیں اور لطف اٹھاتے ہیں۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ایسا کچھ نہیں سننا چاہتا جہاں اسے سوچنے اور اسکے بعد اپنے مزاج کے خلاف عمل کرنے کی ضرورت پڑے۔ لوگ اپنے اوپر ذمہ داری لینا پسند نہیں کرتے۔ خصوصاً اسوقت جب عمل یا تغیر و تبدیلی کا ان سے مطالبہ کیا جائے۔

دوسروں کی مذمت و ملامت اور اپنے عقائد کی برتری کی تصدیق سننا بہت ہی آسان اور پُرسکون عمل ہے۔ البتہ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ کسی بھی طرح کی نازیبا باتوں سے خصوصاً جبکہ وہ بعض مخصوص اشخاص کے لئے استعمال کی جاتی ہے معاشرہ میں انتشار و تفرقہ پیدا ہوتا ہے یہ بات اسلام کے کمزور ہونے کا سبب بھی بنتی ہے۔ موجودہ ماحول میں یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں میں آپسی اتحاد و اتفاق ہونا چاہئے۔ اسکے علاوہ بہت سارے مجلسی نکات کو منطقی دلائل سے بڑی آسانی سے رَد کیا جا سکتا ہے۔ اور سنجیدہ مناظروں میں اسکا استعمال بے جا ثابت ہوتا ہے۔ یہ بات بھی قابلِ غور و فکر ہے کہ اکثر مواقع پر صرف ہمارے اعمال نہ کہ ہمارے الفاظ لوگوں کو متاثر کرتے ہیں۔ مذمت و طعن والی باتوں سے نہ ہی انفرادی شخص اور نہ ہی معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے۔ لوگ مزید اسلامی تعلیمات حاصل کرنے سے اپنے آپ کو بری جانتے ہیں۔ تقاضہءوقت یہ ہے کہ ہم اپنے آپکو اور اپنے معاشرہ کو بدلنے کی پُرجوش کوشش کرتے رہیں۔ یہ شاید ممکن ہو کہ اگر کوئی خطیب محض خطابت و لفاظی سے مجلس پڑھے اور لوگوں کو بدلنے یا عمل کرنے پر زور نہ دے تو اسکا مجمع بھی زیادہ ہوگا اور اسے داد بھی زیادہ ملے گی۔ البتہ ان تمام چیزوں سے اس نے مقصدِ اہلِ بیتؑ کو کماحقہٗ لوگوں تک نہیں پہنچایا۔

اہلبیتؑ ہم سے جو چاہتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں۔ اسکا کیا ہوگا؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں اہلِ بیتؑ سے ہی شفاعت کی امید ہے۔ عزاداری خود ایک کارآمد اور موثر عمل ہے اور بلاشبہ ایک عظیم عبادت ہے۔ ہماری مجالس میں مدحِ اہلِ بیتؑ اور ہمارے عقائد کا بھی تذکرہ ہونا چاہئے۔ تاریخی باتیں بھی بیان کرنا چاہئے تاکہ ہماری قوم خصوصاً ہمارے بچے اس سے آگاہ ہو جائیں۔ یہ تمام باتیں اس وقت مفید ہوں گی جب ہم یہ جان لیں سمجھ لیں کہ مجالس سے متعلق ہماری ذمہ داری کیا ہے۔

ہمیں مجالس میں اھلبیتؑ کا پیغام پہنچانا ہے۔ اھلبیتؑ نے اپنا سب کچھ اسلام کی محافظت میں صَرف کر دیا۔ انکی ہر وقت یہی کوشش و کاوش رہی کہ شریعتِ اسلام یعنی صحیح عقائد اور احکام جیسے حرام، حلال، مستحب، مکروہ اور مباح کی حفاظت ہو سکے۔ انھوں نے ہمیشہ

لوگوں کے سامنے حقیقی اسلام کو پیش کیا۔تمام انبیاء اور آئمہ کا یہی حدف رہا کہ عالمِ انسانیت پروردگار کی مرضی کو پہنچانے اور اسکے سامنے سر تسلیم کو خم کرے۔

اھلبیتؑ سے محبت کا عملی تقاضہ یہ ہے کہ ہم انکی اطاعت کریں جو کہ حقیقت میں پروردگار کی اطاعت ہے۔اس کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم ان کی تعلیمات سے آگاہی پیدا کریں۔اگر ہم اپنی زندگی اسطرح گذاریں گے جیسے ہم سے اسلام چاہتا ہے تو یقیناً ہماری دنیا اور آخرت دونوں کامیاب ہو جائیگی۔لہذا ہماری مجالس اسوقت زیادہ مفید اور موثر ہوں گی جب ہم ذکرِ ولائیت کے ساتھ ساتھ آئمہ معصومین کی ہم سے توقعات کا بھی تذکرہ کریں گے

مجالس میں کیا ہونا چاہئے؟

ہمیں اپنے نفس اور معاشرہ کو اور بہتر بنانا ہوگا۔اسلام نے ہمیں وہ تمام طریقے بتلائے ہیں۔جس سے ہم اپنی اور معاشرہ کی اخلاقیات کو بہتر کرسکتے ہیں۔جیسے بہتر گھریلو زندگی، گناہوں سے پرہیز، دوسروں کی مدد ہمیں اسلامی دنیا کے موجودہ حالات سے باخبر رہنا چاہئے۔تبدیلی کے لئے فقط چند دنوں کی مجالس ناکافی ہے۔لہذا سامعینِ مجالس کو یہ احساس دلانا ضروری ہے کہ علم حاصل کرنے کا عمل سال بھر جاری رکھیں۔اس سلسلے میں انھیں چاہئے کہ **کتابوں، کیسٹوں، سی ڈی، انٹرنیٹ** وغیرہ کا استعمال کریں اس سے استفادہ اٹھائیں جو آج کل باآسانی فراہم ہے۔اس سے ذاتی اور معاشرتی اصلاح و بہبودی ہوگی۔

جب ہمارے امام زمانہؑ ظہور فرمائیں گے تو آپ کو ایسے متقی افراد کی ضرورت پیش آئیگی جو باخبر اور علومِ اسلامی کے حامل ہوں۔ **یہ ایک انتہائی اہم ذمہ داری ہے خطباء اور بانیانِ مجالس کی کہ وہ مجالس کے ذریعہ لوگوں میں یہ صلاحیت پیدا کرسکیں**۔ اسمیں اتنی ہی اہم ذمہ داری سامعین کی بھی ہے کہ وہ کسطرح کی مجلسوں کو پسند کرتے ہیں اور سراہتے ہیں